مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، آن لائن نکاح کرنے کا صحیح طریقہ کار کیا ہے؟، دوسرا یہ کہ اگر لڑکا ملک سے باہر ہے تو وہ اگر یہاں پاکستان میں کسی کو اپنا وکیل مقرر کرتا ہے، تو کیا وکیل لڑکے کے دستخط کر سکتا ہے اور نکاح نامے پر انگوٹھا کس کا لگایا جائے گا اور ایجاب و قبول وکیل کرے گا یا لڑکے کو وڈیو کال پر قبول کرنا لازمی ہو گا۔

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ اگر لڑکا اور لڑکی ایک ملک میں نہ ہوں تو ان کے ٹیلی فون کے ذریعے نکاح کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مجلس عقد میں لڑکا حاضر نہیں ہے لیکن لڑکے نے فون پر مجلس میں موجود کسی شخص کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور اس وکیل نے لڑکے کی طرف سے مجلس میں گواہوں کے سامنے ایجاب یا قبول کیا، تو یہ نکاح شرعاً درست ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ لڑکی ٹیلی فون کے ذریعہ مجلس عقد میں موجود کسی شخص کو اپنا وکیل بنا دے اور وہ وکیل اسی مجلس میں لڑکی کی طرف سے گواہوں کے سامنے ایجاب یا قبول کرے، تو یہ عقد بھی شرعاً درست ہے۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ براہِ راست ایجاب یا قبول ٹیلی فون پر ہو (نہ لڑکا وکیل بنائے اور نہ لڑکی وکیل بنائے)، تو یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا، کیونکہ نکاح کی صحت کی شرائط میں سے یہ بات ہے کہ ایجاب وقبول کرنے والے دونوں فریق (اِصالۃً یاوکالۃً) کی مجلس ایک ہو اور دونوں کے کلام کو اسی مجلس میں کم از کم دو گواہوں نے ایک ساتھ سنا اور سمجھا ہو۔

نیز قانونی کارروائی کے لئے نکاح فارم پر دولہا کی جگہ پر دستخط دولہا ہی کرے گا، جبکہ وکیل اپنی جگہ پر دستخط کرے گا۔

١. ويصح التوكيل بالنكاح۔ (الفتاویٰ التاتارخانية ٣٫٦٩)
٢. ومن شرائط الإيجاب والقبول اتحاد المجلس۔ (الدر المختار مع الشامي ٤٫٧٦ زكريا)
٣. وشرط حضور شاہدين حرين مكلفين سامعين قولهما معاً۔ (شامي ٤٫٨٧ زكريا)
٤. قوله اتحاد المجلس: قال في البحر: فلو اختلف المجلس لم ينعقد۔ (شامي ٤٫٧٦ زكريا، بدائع الصنائع ٢٫٤٩٠ زكريا)
٥. ومنها أن يكون الإيجاب والقبول في مجلس واحد حتى لو اختلف المجلس بأن كانا حاضـرين فاوجب أحدہما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد، وكذا إذا كان أحدہما غائبًا لم ينعقد۔ (الفتاویٰ الہندية ١٫٢٦٩ زكريا)
٦. ومنها سـماع الشـاہدين كلامهما معًا، ہكذا في فتح القدير ... ولو سـمعا كلام أحدہما دون الآخر أو سـمع أحدہما كلام أحدہما والآخر كلام الآخر لا يجوز النكاح، ہكذا في البدائع۔ (الفتاویٰ الہندية ١٫٢٦٨ زكريا، بدائع الصنائع، كتاب النكاح / عدالة الشاہدين ٢٫٥٢٧ زكريا).والله تعالٰى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

٢٤/جمادی الاولیٰ/١٤٤٥ھ

2023/12/09ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

٢٤ جمادی الاولیٰ ١٤٤٥ھ

9/12/2023

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

دار الافتاء
رقم الافتاء: 161/79
التاریخ: 9/12/23
الجامعة الاشرفية